واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس

اس کے بعد واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ طاہرہ شنو بونے کی اور بعد ازاں اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد تمام بچیوں نے مل کر درج ذیل الفاظ کو بار بار دہراتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ۔

بعد ازاں عزیزہ امۃ الکافی رملہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمات ہیں جو رحمٰن کو بہت پسند ہیں اور زبان سے ادا کرنے میں بھی بہت خفیف اور آسان ہیں۔ لیکن اجر وثواب کے میزان میں بہت بھاری ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

(الجامع الصحیح للبخاری)

اس کے بعد عزیزہ نادیہ عبداللہ اور عزیزہ فاخرہ عبداللہ نے مل کر خوش الحانی کے ساتھ درج ذیل ترانہ پیش کیا۔

آج کرتے ہیں آقا سے عہدِ وفا
جان و دل سے رہیں گے تجھی پہ فدا
ہم شہیدانِ دیں کا اٹھا کر علم
دینِ احمد پہ قائم رہیں گے سدا
تیری طاعت میں گردن جھکاتے ہوئے
اب بدل دیں گے ہم سارے ارض و سما
ہم فلک بوس نعرۂ توحید سے
اہلِ جاپان کے دل کریں گے فتح

☆ اس کے بعد عزیزہ عائشہ مونا نے **''جاپانی قوم کے بارہ میں خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجہ اور ارشادات''** پیش کئے۔

اکتوبر 1945ء کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو رؤیا میں کچھ پرندے دکھائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خواب کی تعبیر یہ بتائی گئی کہ ''جاپانی قوم اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں احمدیت کی طرف رغبت پیدا کرے گا اور وہ آہستہ آہستہ پھر طاقت اور قوت حاصل کرے گی اور میری آواز پر اُسی طرح لبیک کہے گی جس طرح پرندوں نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا تھا۔''

(روزنامہ الفضل 19۔ اکتوبر 1945ء صفحہ 2-1)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے چودھویں صدی ہجری کے اختتام اور پندرھویں صدی کے آغاز کے موقع پر جاپان کا دورہ منظور فرمایا لیکن ڈاکٹری ہدایت کی بنا پر آپ سفر نہ کر سکے۔ 24 جولائی 1989ء کو وہ تاریخی دن بھی آ گیا جب چڑھتے سورج کی سرزمین جاپان کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چوتھے خلیفہ جاپان تشریف لائے۔ 28 جولائی 1989ء کے خطبہ جمعہ میں آپ نے جاپانی قوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''آج تک میں کسی قوم کے اخلاق سے اتنا متاثر نہیں ہوا جتنا کہ جاپانی قوم کے اخلاق سے متاثر ہوا ہوں۔ ان کے اندر سچائی ہے، انکساری ہے، اور یہ ایسے خلق ہیں جنہیں ہمیشہ خدا پیار سے دیکھتا ہے۔ یہ لوگ معاملات کے صاف ہیں اور وعدے کے سچے لیکن بعض ممالک نے ان کے ساتھ بد مثالیں قائم کی ہیں جس کی وجہ سے اسلام کی نہایت بھیانک تصویر یہاں قائم کی گئی ہے۔ اس لیے جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ ان اخلاق میں آپ ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کے پیچھے ایک عظیم الشان مذہب کی تعلیم ہے۔''

پیارے حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 2006ء میں جلسہ سالانہ جاپان سے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ:

''اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کو سامنے رکھیں کہ اس قوم تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے تو یقیناً یہاں احمدیت کے پھیلنے کے امکانات ہیں کیونکہ ان میں سے بہت ساری سعید روحیں ہیں جو مذہب کی تلاش میں ہیں۔''

پیارے حضور سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جاپان میں اسلام احمدیت کے پیغام کی اشاعت کی توفیق بخشے۔ آمین

☆ اس کے بعد عزیزہ مزنیٰ ظفر نے **''جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے''** کے عنوان سے اپنا مضمون پیش کیا:

26 اگست 1905ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ''جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے''۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد جاپانیوں کی مذہبی زندگی کے بارہ میں مکمل اور جامع نقشہ کھینچتا ہے۔

عام طور پر کسی جاپانی سے اُس کا مذہب پوچھا جائے تو وہ کنفیوز ہو جاتے ہیں اور جواب نہیں دے پاتے۔ بعض لوگ سوچ کر بتاتے ہیں اور خود کو بیک وقت شنتو ازم اور بدھ ازم کا پیروکار خیال کرتے ہیں۔

جاپان کے بارہ میں تحقیق کرنے والے لوگ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ اکثر جاپانی شنتو پیدا ہوتے ہیں، عیسائی چرچ میں جا کر شادی کرنا چاہتے ہیں اور وفات کے وقت ان کی رسومات بدھ مت کے طریق کے مطابق انجام پاتی ہیں۔

لیکن جاپانی قوم کی مذہبی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ جاپانی مسلسل کسی عمدہ مذہب کی تلاش میں ہیں۔

شنتو ازم جاپان کا قدیم اور روایتی مذہب ہے۔

شنتو ازم کی عبادت گاہ Jinja کہلاتی ہے۔ اور یہ لوگ مناظر فطرت کو خاص اہمیت دیتے ہیں اور ہر چیز کے الگ خدا کا تصور رکھتے ہیں۔ اس طرح ان کے خداؤں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ نئے سال کے پہلے دن اکثر جاپانی ٹیمپل جاتے اور دعا کے ساتھ نیا سال شروع کرتے ہیں۔

چھٹی صدی عیسوی میں بدھ ازم جاپان میں داخل ہوا۔ اور جنگ عظیم دوم کے بعد شنتو ازم کی بجائے بدھ ازم زیادہ اثر ونفوذ کا حامل مذہب بن گیا۔ ان کی عبادت گاہوں میں حضرت بدھ کے مجسمے پڑے ہوتے ہیں اور یہ لوگ اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ چین سے کنفیوشس ازم کی تعلیمات بھی جاپان میں داخل ہوئیں اور ان کے اثرات بھی جاپانیوں کی مذہبی زندگی میں نظر آتے ہیں۔

انیسویں صدی عیسوی میں جاپان میں عیسائی مشنریوں نے داخل ہونے کی کوشش کی لیکن جاپانیوں نے اس نئے مذہب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ان مشنریوں کو سخت اذیتیں دیں اور پھر لمبا عرصہ جاپان میں مذہبی سرگرمیوں پر پابندی رہی۔ لیکن **1889ء میں Meiji بادشاہ کے دور میں جاپان میں مکمل مذہبی آزادی دیدی گئی۔**

اس وقت جاپان بھر میں شنتو ازم کی 90 ہزار shrines اور بدھ ازم کے ہزار ہا ٹیمپل اور دس ہزار کے قریب عیسائی چرچ اور مشنری اس حقیقت کو عیاں کرتے ہیں کہ جاپانی مسلسل کسی عمدہ مذہب کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں۔

پیارے حضور سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسلام کی خوبصورت اور پاکیزہ تعلیم کو احسن رنگ میں جاپانی قوم کے سامنے پیش کر سکیں۔

واقفات نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔